202
سلسلہ منبر اللجنة العلمية
2023

التبیان
Islamic Center

بعنوان

قرآن مجید کی بے حرمتی

(اور ہماری ذمہ داریاں)

خطبہ جمعہ المبارکہ

27 جنوری 2023ء
03 رجب 1444ھ

خطبہ رائٹر
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ



زیر اہتمام
التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان
0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید کی بے حرمتی

(اور ہماری ذمہ داریاں)

خطبہ کے اہم عناصر:

❀ عظمت قرآن ❀ قرآن نہ مٹنے پائے گا!

❀ قرآن کی بے حرمتی اور حکمرانوں کی ذمہ داریاں ❀ قرآن کی بے حرمتی اور ہماری ذمہ داریاں

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا ا للّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ(الحجر:6)

''بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

برادرانِ اسلام! جب سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اپنے پیغمبر ﷺ پر نازل فرمایا تب سے لے کر آج تک یہود ونصاریٰ اور مشرکین اور دیگر کفار اس کی تکذیب اور تردید کرنے کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ یہ چاہتے رہے ہیں کہ کسی طریقے سے قرآن اور قرآن کی دعوت بند ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ کبھی تو مشرکوں نے اس کے منزل من اللہ ہونے کا انکار کیا:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ (الانبیاء:8)

بلکہ (کافر) بولے پریشان خوابیں ہیں بلکہ اس نے اسے (خود ہی) گھڑ لیا ہے۔

کبھی انہوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ نبی کا اپنا شاعرانہ کلام ہے:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ (الانبیاء:8)

بلکہ (کافر) بولے پریشان خوابیں ہیں بلکہ اس نے اسے (خود ہی) گھڑ لیا ہے، بلکہ وہ شاعر ہے۔

کبھی قرآنی آیات کے انکار کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ مذاق کرتے:

وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَى

عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (الاحقاف:26)

اور ہم نے ان لوگوں کو ان باتوں میں قدرت دی تھی کہ تمہیں ان باتوں میں قدرت نہیں دی اور ہم نے انہیں کان اور آنکھیں اور دل دیے تھے، پھر نہ تو ان کے کان ہی کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں ہی کام آئیں اور نہ ان کے دل ہی کچھ کام آئے کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے اور جس عذاب کا وہ ٹھٹھا اڑایا کرتے تھے ان پر آن پڑا۔

جب ان سارے حربوں کے بعد وہ قرآن کی دعوت کو نہ روک سکے تو پھر انہوں نے لوگوں کو اس کے سننے سے منع کر دیا اور کہنا شروع کر دیا جو قرآن کو سنے گا وہ گمراہ ہو جائے۔ان کا یہ انداز رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ذکر فرمایا:

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ (فصلت:26)

اور کافروں نے کہا کہ تم اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں غل مچاؤ تا کہ تم غالب ہو جاؤ۔

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے دین قرآن کو ہر صورت غالب کرنا ہی کرنا تھا۔سو کافروں کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ اسے ساری دنیا پر غالب فرمایا، مگر کافر اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے، کبھی انہوں نے اس میں تبدیلیاں کروانے کی کوششیں کیں، ناکام رہے۔کبھی اس کی بے حرمتی کرتے ہوئے اسے واش روم میں بہایا گیا، اس کے اوراق کو ٹشو کے طور پر استعمال کیا گیا اور کبھی اسے سر عام نذر آتش کیا گیا۔ان سب کے پیچھے سبب صرف یہ ہے کہ کسی طرح اس کے پڑھنے والے، اس پر عمل کرنے والے اور آئے روز اس کی وجہ سے نئے مسلمان ہونے والے لوگوں کو اس سے روک سکیں۔

مگر اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے اپنے پاس رکھی ہے۔ہزاروں بار قرآن مجید پر حملے کیے گئے، ان دنوں بھی سویڈن اور ہالینڈ میں چند دین کے دشمنوں نے قرآن مجید کو جلا کر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے دلوں کو پریشان کیا ہے۔مگر اللہ کا وعدہ ہے کہ قرآن تو باقی رہے گا، مگر اسے مٹانے والے خود مٹ جائیں گے

اس مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں ہم قرآن مجید کی عظمت، قرآن مجید کی حفاظت، اس کی بے حرمتی اور ان حالات میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اس حوالے سے گفتگو کریں گے۔

عظمتِ قرآن

قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اس کلام کو اپنی طرف سے نہیں بنا سکتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (یونس: 37)

اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنا لے، ہاں یہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

قرآم کلام الٰہی ہے:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو اپنا کلام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ (التوبة:6)

اور)اے پیغمبر ﷺ!) اگر مشرکوں میں سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دیں حتی کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔

قرآن مجید رب تعالیٰ کی عظیم نعمت:

قرآن مجید رب تعالیٰ کی نعمتوں میں سے انتہائی عظیم نعمت ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ (البقرة:231)

اور اللہ کی طرف سے تم پر جو انعام ہوا اسے یاد رکھو (کہ اس نے ہدایت اور روشن دلائل کے ساتھ اپنے رسول کو تمہاری طرف مبعوث فرمایا) اور (اسے بھی یاد رکھو) جو تم پر کتاب اور الحکمت (سنت) نازل کی ہے (جن کے ذریعے) وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔

قرآن باعث برکت کتاب ہے:

قرآن مجید پڑھنا، اس پر عمل کرنا باعث برکت ہے کیونکہ بذات خود قرآن باعث برکت قرآن ہے۔

جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الانعام:155)

اور یہ (قرآن) ایک عظیم کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔ یہ نہایت بابرکت ہے، سوتم اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآن مجید نور ہے:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی واضح دلیل اور اس کا نازل کیا ہوا نور ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا (النساء: 174)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل (قرآن) آ گیا ہے اور ہم نے اسے تمہاری طرف واضح نور بنا کر بھیجا ہے۔

قرآن مجید تغیر وتبدل سے پاک ہے:

یہ محفوظ کتاب ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:6)

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن مجید باطل سے کوسوں دور ہے:

یہ قرآن باطل کی رسائی سے دور ہے کہ اس کے پاس کسی طرف سے باطل نہیں آ سکتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (فصلت:42)

باطل اس کے سامنے اور اس کے پیچھے (کسی طرف) سے بھی اس کے پاس نہیں آ سکتا۔ وہ قرآن اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا، تعریف کے لائق ہے۔

قرآن مجید ہر قسم کی کجی سے پاک ہے:

یہ کلام سیدھا اور مستقیم ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کجی، ٹیڑھا پن نہیں ہے بلکہ نہایت مُعتدل اور

مَصالحِ عِباد پر مشتمل کتاب ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قَيِّمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا (کھف:1/2)

تمام تعریفیں اس اللہ کیلیۓ ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی۔ لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اعمال کرنے والے مومنوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے۔

ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی قرآن جیسی کتاب نہیں بنا سکتے:

تمام جن و اِنس مل کر اور ایک دوسرے کی مدد کر کے بھی قرآنِ عظیم جیسا کلام نہیں لا سکتے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا (بنی اسرائیل:88)

تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔

قرآن مجید دلوں کا بہار ہے:

سیدنا (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

سنن الدارمی:3349، قال سلیم: اسنادہ حسن

قرآن مجید رب تعالیٰ کی طرف سے عظیم معجزہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کئے گئے کہ (انہیں دیکھ کر لوگ) ان پر ایمان لائے (بعد کے زمانے میں ان کا کوئی اثر نہیں رہا) اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔(اس کا اثر قیامت تک باقی رہے گا) اس لیے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابع فرمان لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابع فرمانوں سے زیادہ ہوں گے۔

صحیح البخاری:5981

قرآن مجید شفا ہے:

قرآن مجید سراسر شفا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (یونس:57)

اے لوگو!یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی جس میں سینوں کی بیماریوں کی شفا ہے۔

قرآن مجید گمراہی سے بچاتا ہے:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: " أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ " فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: »وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لیے (مکہ و مدینہ) کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت و نور ہے۔اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ (کے احکامات پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی طرف ترغیب دلائی اور پھر فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں، میں تمہیں اپنے

اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں
۔

صحیح مسلم:2408

قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان ہے:

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے۔جیسا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ (النحل:89)

بلاشبہ یہ قرآن ہدایت دیتا ہے اس (راہ) کی جو سب (راہوں) سے زیادہ سیدھی ہے۔

قرآن مجید عروج کا ذریعہ:

دنیا و آخرت میں عروج و زوال بھی قرآن مجید کے باعث ہے۔جو شخص قرآن مجید کو پڑھتا، سنتا اور اس پر عمل کرتا ہے قرآن اسے عزتیں دیتا ہے اور جو اسے پس پشت ڈال دیتا ہے قرآن انہیں ذلیل کر دیتا ہے۔چنانچہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو اس کے ذریعے ذلیل کرتا ہے۔

صحیح مسلم:817

قرآن نہ مٹنے پائے گا!

قرآن مجید سے پہلی الہامی کتابیں ایک وقت، کسی خاص قوم اور خاص وقت تک ہوتی تھیں، ایک وقت گزرنے کے بعد وہ کتابیں اور ان کا حکم منسوخ ہو جاتا۔ان کتابوں میں یہود و عیسائیوں نے اپنی طرف سے لفظی اور معنوی تحریفات بھی کر رکھی تھیں۔

جب قرآن مجید کو جب سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے، تب سے ہی اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔یہ محفوظ کتاب ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔چنانچہ ارشاد فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:6)

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اب جس کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے اوپر لیا ہو، اس میں سورتوں کا ہیر پھیر،

آیات کا کم زیادہ ہوجانا، الفاظ کا بدل جانا تو درکنار زیر اور زبر میں بھی فرق پیدا نہیں ہوسکتا۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تختیوں اور کتابوں میں محفوظ فرمایا، لوگوں نے اس پر عمل کر کے اسے محفوظ کیا اور ساتھ ہی ساتھ اسے اپنے سینے میں یاد کر کے محفوظ کیا، جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ (العنکبوت:49)

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے دلوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے، اور ہماری آیتوں کا صرف ظالم ہی انکار کرتے ہیں۔

اس کی حفاظت کی ایک واضح مثال دنیا میں سب سے زیادہ جس کتاب کو حفظ کیا جاتا ہے وہ قرآن مجید ہے، روزانہ ہزاروں لوگ اسے حفظ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر نماز پڑھاتے ہوئے 80 سال کا شخص غلطی کر جائے تو پچھلی صفوں میں کھڑا 10 سال کا بچہ اس کی تصحیح کے لیے تیار ہوتا ہے۔
اب جب اللہ اس قرآن کی ہر طریقے سے حفاظت کر رہا ہے تو پھر بھلا کوئی اسے جلائے، اسے پانی میں بہائے، اس میں لفظی تبدیلیاں کرے یا پھر کوئی اس میں معنوی تبدیلیاں کر لے، الغرض! ہر وہ کوشش کر لے جس سے اسے مٹانے کا سوچا جائے تو پیدا کرنے والے رب کی قسم ہے اس قرآن میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوسکتی۔ ہم مٹ سکتے ہیں، ہمارا نام ونشان ختم ہوسکتا ہے، ہماری زندگیاں ختم ہوسکتی ہیں مگر قرآن باقی رہے گا۔ ان شاء اللہ

قرآن مجید کی بے حرمتی اور حکمرانوں کی ذمہ داریاں

یہودی عیسائی ابتداے اسلام ہی سے اسلام کے خلاف جل بھن رہے تھے مگر ان کو شاید تاریخ میں پہلی بار خوب کھل کھیلنے کا موقع ملا ہے۔ چونکہ آج تمام مسلمان حکمران ان کے بے دام غلام بنے ہوئے ہیں، اور مؤثر احتجاج کرنے والا کوئی رہ نہیں گیا۔ ویسے بھی مسلمانوں کا آپس میں کوئی اتحاد واتفاق نہیں۔ لہٰذا دشمن آج اپنے جلے دل کے پھپھولے خوب نکال رہے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ نائن الیون کے بعد منظم انداز میں قرآن ذی شان کی بے حرمتی کے واقعات اوپر تلے پیش آ رہے ہیں۔ گوانتانا موبے اور بگرام کے عقوبت خانوں میں قیدیوں کو ذہنی اذیت دینے کے لیے ان کے سامنے متعدد بار قرآن پاک کے اوراق پر فوجی چڑھ کر ناچتے رہے، ان کو فلش میں بہاتے رہے، ان پر کتے دوڑاتے رہے، یہ واقعات میڈیا میں چھپے، مگر کوئی احتجاج نہ ہوا۔

تب سے لے کر آج تک جب کبھی موقع میسر آئے، اہل مغرب قرآن مجید اور صاحب قرآن کی ناموس کی بے حرمتی کرتے رہتے ہیں۔ وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے جس سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ ایک طرف اہل مغرب ہیں جبکہ دوسری طرف پوری دنیا کے مسلم حکمران ہیں جو اس سب کو دیکھتے ہوئے بھی کچھ نہیں کرتے، مذمتی بیان دینے سے بھی ڈرتے ہیں، اپنی کرسی اور اقتدار نے انہیں اس قدر بے غیرت بنا رکھا ہے کہ کبھی یہ موضوع اقوام متحدہ میں اٹھاتے ہی نہیں۔

مسلمان حکمرانوں کی غیرت وحمیت:

اب میرے دل و دماغ نے تاریخ اسلام سے بے شمار بڑی بڑی مثالیں میرے سامنے لا کر رکھ دیں:

① ۔ مجھے حجاج بن یوسف یاد آنے لگا جس نے دور دراز دیبل کے ساحل پر موجود مظلوم عورتوں کی ظالم راجہ داہر کے خلاف فریاد سنی تو تڑپ اُٹھا اور پھر پے در پے دو مہمات بھیجیں۔ آخر میں اپنے سترہ سالہ داماد محمد بن قاسم کو ظالم راجہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا اور آخر ان مظلوم عورتوں اور بچوں کو عراق منگوا کر ہی سکون لیا۔ سندھ کا پورا علاقہ اسلامی حکومت میں شامل ہو گیا اور سندھ ''باب الاسلام'' بن گیا۔

② ۔ مجھے عباسی خلیفہ معتصم یاد آنے لگا۔ جب اس کو اطلاع ملی کہ عموریہ کے بادشاہ نے ایک مسلمان خاتون کو طرح طرح کی اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں اور جب اس مظلوم و بے بس خاتون نے چلّا چلّا کر کہا۔ وامعتصماہ! تو اس ظالم نے طعنہ دیا: ''ہاں بلا لے اپنے معتصم کو، وہ تو اسی وقت ابلق گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا اور تجھے میرے پنجے سے چھڑا کر لے جائے گا۔'' امیر المومنین خلیفہ معتصم کو جب یہ خبر ملی تو ایک دم حالت غیر ہو گئی۔ آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ رندھی ہوئی آواز میں بولا: لبیک اے بڑھیا! میں جب تک تیرا بدلہ نہ لے لوں، مجھ پر کسی قسم کا آرام اور لذت حرام ہے۔ پھر اس نے غلام کو حکم دیا کہ یہ شربت کا پیالہ فی الحال رکھ دو۔ میرے لیے حرام ہے کہ ایک بوڑھی مسلم خاتون قید کی حالت میں مجھے مدد کے لیے پکار رہی ہو اور میں یہاں لذیذ شربت سے شاد کام ہوتا رہوں۔ جیتا رہا تو پھر وہاں سے آنے کے بعد یہ شربت پی لوں گا۔ نجومیوں نے اس کو روکنے کی کوشش کہ ''امیر المومنین! عموریہ کے متعلق ستاروں کا اشارہ ہے کہ اس پر جنگ کے ذریعے قبضہ نہیں ہو سکتا''۔

معتصم نے ان نجومیوں کو ڈانٹا (بعض روایات کے مطابق ان کو قتل کروا دیا) اور چار ہزار تیز رفتار ابلق گھوڑے لے کر اگلی صبح ہی روانہ ہو گیا۔ وہ آندھی کی سی تیزی کے ساتھ عموریہ روانہ ہو گیا۔ شدید سردی تھی، فوجی لڑنے سے گریز کر رہے تھے کہ انتہائی سردی میں کمانیں بھی اکڑ گئیں ہیں۔ اس پر معتصم خود آگے

بڑھا، اس نے اسی وقت 200 کمانیں یکے بعد دیگرے سپاہیوں کو خود کھینچ کر دکھا دیں۔ تو سپاہی آگے بڑھے، عموریہ پر حملہ کیا گیا تو چند گھنٹوں بعد عموریہ فتح ہو چکا تھا۔ جس قلعے کو نجومیوں کے ستارے فتح نہ کر سکے تھے، اسے معتصم کے سپاہیوں نے پامال کر دکھایا۔ فتح حاصل ہوتے ہی معتصم اس کنوئیں پر پہنچا جہاں وہ مسلمان خاتون قید تھی۔ اسے کنوئیں سے باہر نکالا اور اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: ''تو نے اللہ کو پکارا اور مجھے آواز دی۔ میں اب حاضر ہو گیا ہوں۔'' اس دن دشمن کے نوے ہزار آدمی اس جنگ میں کام آئے تھے اور مظلوم مسلمان بڑھیا سرخرو ہو گئی تھی۔

③۔ مجھے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ یاد آنے لگا۔ اس نے اپنے اوپر چارپائی پہ سونا اور آرام و چین سے بیٹھنا حرام قرار دے دیا تھا۔ کہ جب تک اہلِ صلیب سے فلسطین اور یروشلم واپس نہ لے لوں گا، چین سے نہ بیٹھوں گا۔ میری عید تو اسی دن ہوگی جب فلسطین ہمارے ہاتھ آئے گا۔ اس نے اپنا ارادۂ حج تک ملتوی کر دیا۔ بالآخر 583ھ (1178ء میں) اس نے فلسطین کو معرکہ حطین میں کامیابی حاصل کر کے واگزار کروا کر اپنی غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیا۔

④۔ مجھے شہاب الدین غوری بھی یاد آنے لگا۔ وہ خاندانِ غلاماں کا ہندوستان میں دوسرا بادشاہ تھا، اُس نے 1191ء میں تراوڑی کی جنگ میں پرتھوی راج سے شکست کھائی تو قسم کھائی کہ جب تک اس شکست کا بدلہ نہ لے لوں، سر میں تیل لگاؤں گا، نہ چارپائی پر سوؤں گا۔ بالآخر 1192ء میں اس نے تراوڑی کی دوسری جنگ میں پرتھوی راج کو شکست دے کر بدلہ لے لیا۔

سامعین محترم! یہ سارے حکمران تو مخلص مؤمن غیور اور حق کے سپاہی تھے۔ ادھر ہمارے ہاں یہ حال ہے کہ ہمارے قیمتی مسلمان مجاہد اور پاکستان کے بہی خواہ نیک دل و پاکباز لوگوں کو ہمارے حکمران اپنے اقتدار اور دولت کی ہوس کی خاطر چند ڈالروں میں امریکہ کو فروخت کر رہے ہیں۔ اور امریکی ہمیں طعنے دیتے ہیں کہ پاکستانی تو صرف دس ڈالر میں اپنی ماں کو بھی فروخت کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

اہلِ پاکستان کی ذمہ داری:

پاکستان حرمتِ قرآن اور حرمتِ رسول کا محافظ ہے۔ پاکستان عالمِ اسلام کی شہ رگ ہے۔ یہ عالمِ اسلام کا وہ قلعہ ہے جہاں کے فکر و عمل کا ہر زاویہ پورے عالمِ اسلام کی حفاظت کا ضامن ہے۔ اسی لیے عالمِ اسلام کے خلاف ہر طرح کی سازش اور شورش کا اولین ہدف پاکستان ہوتا ہے۔ اور پھر یہ سازش بعد ازاں پورے عالم اسلام میں پھیل جاتی ہے۔

حرمتِ قرآن اورحرمتِ رسول کی پامالی کا درست جواب تو یہی تھا کہ اوآئی سی کا اس غرض کے لیے اجتماع منعقد ہوتا اور سب مسلم حکمران مل کر اہلِ مغرب سے مطالبہ کرتے کہ تمام شاتمانِ رسول کو اور گستاخانِ قرآن کو ہمارے حوالے کرو تا کہ ہم ان کو اصل سزا دیں۔شریعت کے مطابق ان کو سزائے موت دیں۔کم از کم سرکاری سطح پر ان تمام قصور وار ممالک کا بائیکاٹ کیا جاتا۔لیکن جب مسلمان حکمرانوں کو اپنی دولت اور اقتدار کے علاوہ کچھ ہوش نہیں تو پھر عوام کو ہی کام کرنا ہوگا۔

قرآن مجید کی بے حرمتی اور ہماری ذمہ داریاں

سامعین محترم!قرآن مجید کی توہین آج کا کام نہیں اور کسی ایک ملک کا کام نہیں بلکہ ہمیشہ ہی اور کئی سارے ممالک میں قرآن مجید کی توہین کی جاتی رہی ہے۔ایسے میں ہماری کچھ ذمہ داریاں ہیں۔چند ایک ذمہ داریاں پیش خدمت ہیں:

پہلی ذمہ داری:

ہمارے لیے ضروری ہے کہ بڑی محبت سے ہم اس قرآن کو سینے سے لگائیں، اس کے مطابق اپنے رویوں کو تبدیل کریں۔اپنی نسل نو کو قرآن سے آشنا کریں۔مغربی نظام تعلیم کے بجائے ان کو قرآن و حدیث سے جوڑیں تا کہ ہم بھی اور ہماری آنے والی نو خیز نسل بھی دجالی فتنے سے محفوظ رہے اور ابلیسی چالوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکے۔

لہٰذا قرآن فہمی کی کلاسوں کو بہت زیادہ فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

یہ کام قرآن پاک کو حرزِ جاں بنانے اور اس کے ہر حکم کے مطابق اپنی زندگی کو تبدیل کیے بغیر نہیں ہوگا۔ اگر ہم یہ کام کر گزریں، تو کسی گستاخ کو اس درندگی کی جرأت نہ ہو سکے گی۔یہ ہماری کمزوری ہے کہ ہم نے اس انقلاب کی کتاب کو صرف ثواب کی کتاب سمجھ کر اسے صرف مسجد و مدرسہ تک محدود کر دیا ہے اور اس کو اپنا دستورِ زندگی بنانے سے بے پروائی برتی۔

دوسری ذمہ داری:

اپنے عمل سے فرامین قرآنیہ کے تقدس پر اس طرح مہر تصدیق ثبت کرنا کہ قرآن مجید کے مقدس فرامین ہمارے لئے عمل کی سب سے قوی بنیاد قرار پا جائیں اور بذاتِ خود ہماری کسی بدعملی اور کوتاہی سے قرآن کی گستاخی کا کوئی عملی شائبہ بھی پیدا نہ ہو سکے۔قرآن مجید کی توہین کا اصل مقصد دنیا کو پیغامِ قرآن سے برگشتہ

کرنا اور اسلام کو کمزور کرنا ہے، جبکہ اسلام پر والہانہ عمل گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کے مقاصد کی تذلیل کرے گا۔

تیسری ذمہ داری:

قرآن مجید کے فرمودات کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کا عزمِ صمیم کرنا، اپنی صلاحیتوں کو اس کے سیکھنے اور پھیلانے میں کھپا دینا گویا قرآن مجید پر تہمت طرازی کرنے والوں کے بالمقابل قرآن اور صاحب قرآن کے رفعتِ ذکر کی عملی مثال پیش کرنا۔ اہانت کرنے والوں کا مقصد قرآن مجید سے لوگوں کو بیزار کرنا ہے تا کہ اسلام کی بڑھتی مقبولیت کے آگے بند باندھا جاسکے، لیکن پیغامِ قرآن کی اشاعت ان کے مذموم ارادوں کو خاک میں ملا دے گی۔

چوتھی ذمہ داری:

قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا کلی بائیکاٹ کیجئے۔ ایسی چیزوں کی فہرستیں تلاشِ بسیار کے بعد شائع کی جائیں اور اقتصادی میدان میں بھی اپنا شدید احتجاج سامنے لایا جائے۔

پانچویں ذمہ داری:

ہر موقع پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا جائے تا کہ عوامی غم وغصہ کے سیلابِ بلا کے سامنے حکومتیں اپنے سفارتی تعلقات توڑنے پر مجبور ہو جائیں۔

چھٹی ذمہ داری:

قلم وقرطاس کے ذریعے سرورِ کونین کی سیرت اور اپنے احتجاج کو دور دور پہنچایا جائے مثلاً بینر، سٹیکرز، پوسٹر، مضامین، خطوط، ای میل، میڈیا کو فون وغیرہ، غرض ہر ذریعہ کو استعمال میں لایا جائے۔ اس ابلاغی مہم کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ سعودی عرب وسوڈان کی طرح دیگر مسلم حکومتیں بھی اپنے احتجاج کو منظم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

ساتویں ذمہ داری:

آپس میں محبت ومودّت کا خوگر بننا اور اُخوت اسلامی کو پختہ کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر اسلام کا رعب غیر مسلموں پر طاری نہیں ہوسکتا۔ جس طرح غیر مسلم اپنے مذموم مقاصد کے لئے یکسو اور متحد ہیں۔

اس مسئلہ کا مداوا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک مسلمانوں میں باہمی مؤاخات کو قرآن اور صاحب

قرآن سے محبت کے مرکزی نکتہ کے نام پر پروان نہ چڑھایا جائے۔ باہمی اتحاد کے لئے اس نسخۂ اکسیر کو کارگر طریقے سے استعمال میں لایا جائے۔

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440